سُوْرَۃُ التَّوْبَۃِ: تعارف اور خصوصیات

حاصلاتِ تَعَلُّم:

اس سورۂ مبارکہ کی تدریس کے بعد طلبہ اس قابل ہو جائیں کہ

- ★ تلاوتِ قرآن مجید کے آداب پر عمل کر سکیں۔
- ★ سُوْرَۃُ التَّوْبَۃِ کا تعارف کروا سکیں۔
- ★ سُوْرَۃُ التَّوْبَۃِ کے مرکزی مضامین اخذ کر سکیں۔
- ★ سُوْرَۃُ التَّوْبَۃِ کا بامحاورہ ترجمہ کر سکیں اور اس کا فہم حاصل کر سکیں۔
- ★ سُوْرَۃُ التَّوْبَۃِ کی امتحان کے لیے منتخب آیات کا بامحاورہ ترجمہ سیکھ کر جائزہ کے قابل ہو سکیں۔
- ★ سُوْرَۃُ التَّوْبَۃِ کے منتخب الفاظ کے معانی جان سکیں۔

Web Version of PCTB Textbook

سُوْرَۃُ التَّوْبَۃِ قرآن مجید کی ترتیب کے اعتبار سے نویں سورت ہے۔ اس میں کل ایک سو انتیس (129) آیات ہیں۔

سُوْرَۃُ التَّوْبَۃِ مدنی سورت ہے جو نبی اکرم خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کی حیاتِ طیبہ کے آخری دور میں غزوۂ تبوک کے بعد نازل ہے۔

مفسّرین نے اس سورت کے مختلف نام ذکر کیے ہیں لیکن زیادہ مشہور دو نام ہیں: سُوْرَۃُ التَّوْبَۃِ اور سُوْرَۃُ الْبَرَاءَۃِ

اس سورت کو سُوْرَۃُ التَّوْبَۃِ اس لیے کہا جاتا ہے کہ اس میں اُن چند صحابہ کرام رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمْ کی توبہ قبول ہونے کا ذکر ہے جو کسی وجہ سے غزوۂ تبوک کی مہم میں شریک نہ ہو سکے اور بعد میں انھوں نے اپنی اس غلطی کا اعتراف کرتے ہوئے سچی توبہ کی۔

سُوْرَۃُ الْبَرَاءَۃِ اس لیے کہا جاتا ہے کہ براءت کے معنی کسی سے بَری، بے زار، قطع تعلق اور دست بردار ہونا ہے۔ اس سورت کے شروع ہی میں اللہ تعالیٰ نے مشرکین سے بری الذّمہ ہونے کا اِعلان کرتے ہوئے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ اور نبی کریم خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ مشرکین سے بے نیاز اور قطع تعلّق ہیں۔

سُوْرَۃُ التَّوْبَۃِ میں مسلمانوں کو منافقین سے نجات دینے کی بھی بات کی گئی ہے، کیوں کہ اس سورت میں منافقین کی سزا کے متعلّق آیت نازل ہوئی، جس کے نتیجے میں نبی اکرم خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے کئی منافقین کو نام لے کر مسجدِ نبوی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ سے نکال دیا اور عذابِ قبر سے پہلے ہی ذلّت و رُسوائی اُن کا مقدّر بنی۔

غزوۂ تبوک

فتحِ مکّہ اور غزوۂ حُنَین کے بعد اسلام بڑی تیزی سے پورے جزیرہ عرب میں پھیلنا شروع ہو گیا۔ لوگ گروہ در گروہ اسلام میں داخل ہونے لگے۔ اسلام دشمن قوتوں نے واضح طور پر اپنے آپ کو خطرے میں محسوس کیا۔ عرب کے سرحدی قبائل نے اسلام کا راستہ روکنے کا فیصلہ کیا اور اس کے لیے رُوم کے بادشاہ ہِرَقل سے مدد مانگی۔

غزوۂ موتہ میں تین ہزار کے اسلامی لشکر نے دو لاکھ عیسائی فوج کو شکستِ فاش دی۔ ہِرَقل قیصرِ رُوم نے اسلام کی اس ابھرتی ہوئی قوّت کو ختم کرنے کا فیصلہ کیا اور ملکِ شام کے عیسائی خاندان کو اس مہم پر مقرّر کیا۔ ہِرَقل نے چالیس ہزار کا ایک لشکر اس مقصد کے لیے رُوم سے روانہ کیا جس میں اِردگرد کے عیسائی قبائل بھی موجود تھے۔ ملکِ شام کی طرف سے آنے والے ایک تجارتی قافلے کے ذریعے نبی اکرم خَاتَمُ النَّبِيّٖنَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کو خبر ملی کہ شام کے عیسائی حاکم نے رُومیوں کی مدد سے شام کی سرحد پر فوجیں جمع کر لی ہیں اور وہ مدینہ منوّرہ پر حملہ کر کے مسلمانوں کو ختم کرنے کا ارادہ رکھتا ہے۔

مسلمانوں کے لیے یہ وقت سخت آزمائش کا تھا۔ گزشتہ سال فصل کم ہوئی تھی اور قحط نے سب کچھ تباہ کر دیا تھا۔ اب جب جہاد کا حکم ہوا تو فصل بالکل تیار اور پکی ہوئی تھی۔ موسم بے انتہا گرم تھا۔ مسافت کی دُوری اور راستے کی دشواری بھی پریشان کُن تھی۔ سواریوں اور سامان کی بھی شدید کمی تھی۔ اللہ تعالیٰ نے قرآنِ مجید میں غزوۂ تبوک کو "جیش العسرۃ" یعنی ایک مشکل گھڑی والا غزوہ قرار دیا۔

اِن مشکل حالات میں بھی نبی کریم خَاتَمُ النَّبِيّٖنَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ نے اِعلانِ جہاد فرمایا۔ صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنھم کو حکم دیا کہ ملکِ شام جا کر قیصرِ رُوم کی اَفواج سے مقابلہ کرنا ہے۔ حضورِ اکرم خَاتَمُ النَّبِيّٖنَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ اگر یہ اقدام نہ فرماتے تو اسے اسلام اور مسلمانوں کی کمزوری سمجھا جاتا۔ منافقین نے مسلمانوں کو بددل کرنے کی بھرپور کوشش کی، لیکن وہ اپنے اس مذموم اِرادے میں کامیاب نہ ہو سکے۔

حضرت محمد رسول اللہ خَاتَمُ النَّبِيّٖنَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ نے دیگر غزوات کے برعکس غزوۂ تبوک کے لیے عام اِعلان فرمایا۔ پہلے اسلام کے زیرِ اثر علاقوں میں قاصد بھجوائے تا کہ مسلمان پوری طاقت کے ساتھ نکلیں۔ نبی اکرم خَاتَمُ النَّبِيّٖنَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ نے یہ فرمان پہنچایا کہ جہاں تک ہو سکے مال و اَسباب کے ساتھ اس غزوہ میں شریک ہوں۔ انتہائی گرم موسم اور سختیوں کے باوجود مسلمانوں پر شوقِ جہاد اور جذبۂ شہادت غالب رہا۔ اس موقع پر منافقین اپنے رویّے کی وجہ سے بالکل نمایاں ہو گئے۔ حضرت محمد رسول اللہ خَاتَمُ النَّبِيّٖنَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ نے منافقین کے سردار

Web Version of PCTB Textbook

عبداللہ بن اُبیّ کو اس کے تمام منافق ساتھیوں سمیت لشکر سے نکال باہر کیا۔ اہلِ ایمان نے اپنی طاقت سے بڑھ کر اِیثار کا مظاہرہ کیا اور پکی ہوئی فصلوں کو چھوڑ کر نبی اکرم خَاتَمُ النَّبِيِّيْنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کے ساتھ روانہ ہو گئے۔

نبی اکرم خَاتَمُ النَّبِيِّيْنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ نے لشکر کی تیاری کے لیے مسلمانوں کو دل کھول کر عطیات دینے کی ترغیب دی۔ تمام صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنھم نے اپنی طاقت سے بڑھ کر مالی قربانی دی۔ یہ وہی غزوہ ہے جس میں حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے اپنے گھر کا سارا سامان اللہ تعالیٰ کے راستے میں دے دیا تھا۔

ماہِ رجب المرجب نو ہجری میں حضرت محمد رسول اللہ خَاتَمُ النَّبِيِّيْنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ اکتیس ہزار مجاہدین کے ساتھ ملکِ شام کی طرف روانہ ہوئے۔ ان میں دس ہزار سوار بھی تھے۔ سواریوں کی کمی کی وجہ سے ایک اُونٹ پر باری باری بہت سے لوگ سوار ہوتے۔ اسلامی لشکر نے پانچ سو میل کا فاصلہ بڑی مشکلات کے ساتھ طے کیا۔ تبوک پہنچ کر معلوم ہوا رُومی فوج اِدھر اُدھر بکھر گئی ہے اور اس نے مسلمانوں سے لڑائی مول لینے کا خیال دل سے نکال دیا ہے۔

مسلمانوں کی فوج بیس دن تک مقامِ تبوک میں ٹھہری رہی لیکن کوئی مقابلہ نہ ہوا۔ پھر نبی اکرم خَاتَمُ النَّبِيِّيْنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ نے اپنے مجاہدین کو واپس مدینہ منوّرہ روانگی کا حکم دے دیا۔

غزوۂ تبوک کے لیے مسلمانوں کی جنگی مہم جوئی نے اِسلامی دعوت کو بہت قوّت پہنچائی۔ مسلمانوں کا عزم اور ہمّت دیکھ کر کافروں کے حوصلے پست ہو گئے۔ یہ دیکھ کر رُوم کا بادشاہ ہرقل بہت مرعوب ہوا۔ ایلہ کے رئیس یوحنا نے جزیہ دینا قبول کیا۔ تمام حاکموں نے جزیہ دینے اور حضرت محمد رسول اللہ خَاتَمُ النَّبِيِّيْنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کے زیرِ سایہ رہنے پر آمادگی ظاہر کی۔ یہ مسلمانوں کی بہت بڑی فتح تھی۔ مسلمانوں کو غزوۂ تبوک کی تیاری سے یہ اندازہ ہو گیا کہ وہ رُوم اور ایران جیسی حکومتوں کا مقابلہ بھی کر سکتے ہیں۔ اردگرد کے سرحدی علاقوں کے ساتھ ساتھ عرب کے اندر اور باہر مسلمانوں کی فوجی قوّت کی دھاک بیٹھ گئی۔

کیا آپ جانتے ہیں!

نبی مکرّم خَاتَمُ النَّبِيِّيْنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کی کسی بھی حوالے سے توہین کرنے والے کے لیے اللہ تعالیٰ کے دردناک عذاب کی وعید ہے۔ سُوْرَةُ التَّوْبَة کی آیت 61 میں ارشادِ ربانی ہے:

وَالَّذِيْنَ يُؤْذُوْنَ رَسُوْلَ اللّٰهِ لَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ ﴿٦١﴾

اور جو لوگ اللہ کے رسول (خَاتَمُ النَّبِيِّيْنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ) کو اذیت پہنچاتے ہیں، اُن کے لیے دردناک عذاب ہے۔

Web Version of PCTB Textbook